

مروجہ قراءات قرآنیہ اور مطبوع مصاحف کا جائزہ

قرآن کریم میں رب ذوالجلال کا ارشاد ہے کہ ”قرآن کریم کی حفاظت ہماری ذمہ داری ہے۔“ [الحجر: ۹] اسی طرح فرمایا کہ قرآن کریم میں کسی بھی طریقہ سے باطل کو داخل کرنے کی کوئی کوشش کبھی کامیاب نہیں ہو سکے گی، [حم السجدة: ۳۲] حتیٰ کہ اس ضمن میں اتمام حجت کے لیے انتہائی انداز اختیار کرتے ہوئے فرمایا کہ اے محمد ﷺ! اگر آپ بھی اس طرح کی کوئی کوشش کریں گے تو ہم آپ کی شہ رگ کاٹ ڈالیں گے۔ [الحاقة: ۳۶] ان نصوص سے قطع نظر ﴿أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ﴾ [حم السجدة: ۵۳] اور اللہ تعالیٰ کی صفت ﴿الْمُؤْمِنُ﴾ [الحشر: ۲۳] اس بات کی دلیل قاطع ہے کہ چودہ صدیوں سے اُمت کا قراءت قرآنیہ کو قبول کرنے کا متفق تعامل اللہ تعالیٰ کی تکوینی تقدیر اور تائیدی نبی کے ساتھ ہی ممکن ہوا ہے، جس کی سادہ عقلی دلیل یہ ہے کہ آپ مشرق کے ایک کونے سے مغرب کے دوسرے کونے تک اور شمال سے جنوب کی انتہاؤں پر چلے جائیں، جن لوگوں کی کبھی ملاقات ممکن نہ تھی، ان کی تلاوتوں میں بھی معمولی سا معمولی اختلاف نظر نہیں آتا۔ روایت ورش، روایت قائلون، روایت دوری وغیرہ جس طرح ہزاروں میل دور رہنے والے مغربی ممالک کے لوگ پڑھتے ہیں، ہمارے مشرقی علاقوں کے دیہات کے رہنے والے طلبائے علم کے تعلیم و تعلم میں اخذ کردہ روایت ورش، روایت قائلون اور روایت دوری میں ذرہ برابر اداء یا لہجہ کا فرق نظر نہیں آتا، لیکن کنوئیں کے مینڈک کے مصداق، تنگ نظر دانشوروں کا خیال یہ ہے کہ قراء کرام قراءتوں کو خود ہی وضع کر کے چودہ صدیوں سے اللہ تعالیٰ کی گرفت سے آزاد پھر رہے ہیں۔ مجلس التحقیق الاسلامی کے فاضل رکن قاری محمد مصطفیٰ راسخ رحمہ اللہ نے انتہائی کدوکاوش کے ساتھ متعدد اسلامی ممالک کے طبع شدہ روایت ورش کے ۱۲، روایت قائلون کے ۷ اور روایت دوری کے ۴ مصاحف کو جمع کیا ہے اور عقل و نظر کے ان ناپیناؤں کے لیے چشم کشا حقیقت کو آشکارا کرنے کیلئے زیر نظر مضمون کو ہدیہ قارئین کیا ہے۔ [ادارہ]

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو سب سے احرف پر نازل کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عہد نبوی میں خود نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرامؓ سب سے احرف پر ہی پڑھتے اور پڑھاتے رہے۔ جیسے ہی قرآن مجید کا کوئی حصہ نازل ہوتا تو نبی کریم ﷺ کا تین وحی کو بولا کر فوراً لکھوا دیا کرتے اور حفظ وحی کے مشتاق صحابہ اسے یاد کر لیا کرتے تھے۔ نبی کریم ﷺ کے دور میں کتابت کے باوجود حفظ قرآن کا بنیادی ذریعہ حفظ و ضبط ہی تھا۔ اس حفظ کی تاکید کے لیے حضرت جبریل علیہ السلام ہر رمضان المبارک میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے۔ یاد رہے کہ آپ ﷺ کی زندگی کے آخری رمضان المبارک میں دو مرتبہ دور کیا گیا، جسے عرضہ اخیرہ کہا جاتا ہے۔

عہد نبوی ﷺ

نبی کریم ﷺ کے دور میں قرآن مجید مکمل لکھا جا چکا تھا مگر ایک جگہ جمع نہ تھا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اصل اعتماد حضور ﷺ کی تعلیم اور حفظ پر تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے بعض کو تمام، بعض کو نصف، بعض کو ربع اور بعض کو اس سے کم و بیش قرآن مجید زبانی یاد تھا۔ متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایسے بھی تھے جو مکمل قرآن مجید کے حافظ اور قاری تھے اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ [شرح سبعہ قراءات: ۱/۱۷۱] ان میں سے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسماء گرامی یہ ہیں:

سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا عمر بن خطاب، سیدنا عثمان بن عفان، سیدنا علی، سیدنا عبداللہ بن مسعود، سیدنا معصب بن عمیر، سیدنا ابوالدرداء، سیدنا ابی بن کعب، سیدنا زید بن ثابت، سیدنا معاذ بن جبل اور سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم وغیرہ۔ [شرح سبعہ قراءات: ۱/۲۸۱]

عہد صدیقی

امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جنگ یمامہ واقع ہوئی جس میں متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہو گئے۔ اس نازک صورت حال کا ادراک کرتے ہوئے کہ کہیں حفاظ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شہادت سے قرآن مجید معدوم نہ ہو جائے، سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جمع قرآن کا مشورہ دیا۔ پہلے تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ جو کام نبی کریم ﷺ نے نہیں کیا وہ کام میں کیوں کر کر سکتا ہوں؟ لیکن سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے مسلسل اصرار اور توجہ دلانے پر اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا اور وہ اس کام کو کرنے کے لیے آمادہ ہو گئے۔

امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کاتب وحی سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی نگرانی میں ایک کمیٹی تشکیل دی جس میں ان کے ساتھ سیدنا عبداللہ بن زبیر اسدی رضی اللہ عنہ، عبدالرحمن بن حارث بن ہشام مخزومی رضی اللہ عنہ اور سیدنا سعید بن عاص اموی رضی اللہ عنہ شامل تھے۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”اگر مجھے پہاڑ اٹھانے کا حکم دیا جاتا تو میرے لیے اس کام سے آسان ہوتا۔“

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حافظ ہونے کے باوجود ایک ایک آیت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گواہی سے لکھی اور تمام قرآن مجید کو ایک جگہ جمع کر دیا، مگر وہ متفرق صحیفے تھے جو تاحیات امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس رہے۔ ان کی وفات کے بعد سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس محفوظ رہے اور آپ کی شہادت کے بعد ان کی بیٹی ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود رہے۔ [شرح سبعہ قراءات: ۱/۲۸۱]

عہد عثمانی

امیر المؤمنین سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور حکومت (۳۰ھ) میں آرمینیا اور آذربائیجان کی جنگیں ہوئیں، جن میں سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بھی شریک ہوئے۔ جس میں انہوں نے دیکھا کہ مسلمان قراءات قرآنیہ کے بارے میں اختلاف کر رہے ہیں اور ہر شخص اپنی قراءت کو دیگر کی قراءت پر افضل قرار دے رہا ہے۔ اس گھمبیر صورت حال کو دیکھ کر سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ انتہائی رنجیدہ ہوئے اور مدینہ منورہ پہنچ کر امیر المؤمنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو اس نازک صورت حال سے آگاہ کیا اور مشورہ دیا: اے امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ! قرآن مجید کے متعلق امت

کا تفرقہ مٹائیے اور اس سے قبل کہ ان میں یہود و نصاریٰ کی مانند اختلاف پیدا ہو جائے ان کی دست گیری کیجئے۔ امیر المؤمنین سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود صحیفہ منگوائے اور سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، جو عہد صدیقی میں بھی یہ خدمت سرانجام دے چکے تھے، کو یہ کام سرانجام دینے کا حکم دیا کہ وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے جمع شدہ کام کو حکومتی نگرانی میں دوبارہ فائل کر دیں تاکہ لوگوں میں کچھ مصدقہ و مستند مصاحف بھیج دیے جائیں، تاکہ آئندہ سے قرآن کریم کے ضمن میں پیدا ہونے والے اختلافات میں صحیح و غلط کے مابین امتیاز کرنے کے لیے علیحدہ سے کوئی معیار مقرر کیا جاسکے۔

انہوں نے ان متفرق صحیفوں کو یکجا کیا اور ان کے کئی نسخے تیار کئے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے یہ حکم دیا کہ اگر کسی کلمہ میں سیدنا زید اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کا اختلاف ہو جائے تو اسے لغت قریش کے رسم کے موافق لکھیں، کیونکہ قرآن مجید ابتداء لغت قریش ہی میں نازل ہوا تھا، اس لیے لغت قریش کو دیگر عربی لغات پر یک گونہ فضیلت حاصل ہونے کی وجہ سے ترجیح دی گئی۔ جب قرآن مجید کے کم و بیش آٹھ عدد نقول تیار کر لی گئیں تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے بارہ صحابہ کے سامنے اس کام کو پیش کیا، تمام نے اس کے جائزہ کے بعد اس مہر تصدیق پیش فرمائی، اس طرح سے تاریخ اسلامی میں پہلی دفعہ حکومتی نگرانی میں ایک معیاری رسم الخط کا تعین ہو گیا، جس پر بارہ ہزار صحابہ رضی اللہ عنہم کا اتفاق بھی کرا لیا گیا۔ اب دنیا کے تمام کونوں میں مصاحف کی ایک ایک نقل بھیجے کا انتظام کیا گیا۔ مدینہ منورہ، مکہ مکرمہ، کوفہ، بصرہ، دمشق، یمن اور بحرین کے علاقوں میں ایک ایک مصحف معلمین کے ساتھ روانہ کیا گیا اور ان علاقوں کے لوگوں کو حکم دیا گیا کہ اب وہ انہی مصاحف کے مطابق قرآن مجید کی تلاوت کیا کریں اور اپنے اختلافات کے ضمن میں اس کو معیار بنا کر اپنے اختلاف کو حل کریں، نیز اپنے پاس موجود غیر مصدقہ مصاحف کو جلا ڈالیں۔ ایک نسخہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے پاس حکومتی نگرانی میں رکھ لیا، جسے مصحف امام کہا جاتا ہے۔

قرآن مجید کے ان نسخوں پر تقریباً بارہ ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع ہو گیا ہے کہ جو کچھ ان مصاحف عثمانیہ کے رسم کے مطابق نہیں ہے، وہ قرآن کا حصہ نہیں ہے۔ امیر المؤمنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”مصاحف کے بارے جو کچھ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کیا ہے، اگر مجھے موقع ملتا تو میں بھی وہی کرتا۔“

علاوہ ازیں ان تمام مصاحف کو نقاط و اعراب سے خالی رکھا گیا تھا تاکہ جملہ قراءات کے حامل ہر سبکیں نیز نقص و زیادت کی ان وجوہ صحیحہ کی بعض مصاحف میں رعایت رکھی گئی تھی جو عرصہ اخیرہ تک منسوخ نہیں ہوئی تھیں اور اصل اعتماد اب بھی حفظ و ضبط پر تھا اور ہر شہر میں صحیح تلفظ سکھانے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رضی اللہ عنہم قراء موجود تھے۔

[شرح سبعہ قراءات: ۷۲۱]

قراء صحابہ رضی اللہ عنہم

جملہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قاری، بعض حافظ اور بعض خصوصیت کے ساتھ قراءات کے امام تھے۔ مہاجرین میں سے سیدنا ابو بکر صدیق، سیدنا عمر بن خطاب، سیدنا عثمان بن عفان، سیدنا علی، سیدنا طلحہ، سیدنا ابن مسعود، سیدنا حذیفہ بن یمان، سیدنا ابو موسیٰ اشعری، سیدنا سالم، سیدنا ابو ہریرہ، سیدنا ابن عمر، سیدنا ابن عباس، سیدنا ابن زبیر، سیدنا عمرو بن عاص، سیدنا ابن عمرو، سیدنا معاویہ، سیدنا عبداللہ بن سائب، سیدہ عائشہ اور سیدہ حفصہ اور انصار میں سے سیدنا ابی بن

کعب، سیدنا معاذ بن جبل، سیدنا ابوالدرداء، سیدنا زید، سیدنا مجمع بن جاریہ اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وجوہ قراءات منقول ہیں۔ [شرح سبعہ قراءات: ۷۳۱]

ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے اکثر نے براہ راست اور بعض نے بالواسطہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن مجید پڑھا تھا اور تمام جماعت روزانہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے قرآن مجید سنتی تھی۔ اس برگزیدہ جماعت نے ہر حرکت و اسکان اور حذف و اثبات کو آپ سے ضبط کیا اور جس طرح پڑھا تھا اسی طرح آگے تابعین عظام کو پڑھادیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یہ برگزیدہ جماعت ہر قسم کے وہم و شک سے پاک تھی۔

قراء تابعین رضی اللہ عنہم

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد قرآن مجید پڑھانے والے تابعین عظام رضی اللہ عنہم ہیں جو اسلامی دنیا کے ہر گوشے میں موجود تھے۔ وہ پانچ معروف اسلامی مراکز میں خصوصیت کے ساتھ قراءات قرآنیہ کے استاد رہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:

مدینہ منورہ

مدینہ منورہ میں قراءات پڑھانے والے متعدد تابعین عظام میں سے چند کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:

امام زین العابدین، سعید بن میثب، عروہ بن زبیر، سالم بن عبداللہ، عمر بن عبدالعزیز، سلیمان و عطاء ابن یسار، معاذ بن حبیب، زید بن اسلم، عبدالرحمن بن ہرمل، عرج، عکرمہ اور محمد بن شہاب زہری رضی اللہ عنہم وغیرہ وغیرہ۔

مکہ مکرمہ

مکہ مکرمہ میں قراءات پڑھانے والے متعدد تابعین عظام میں سے چند کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:

عبید بن عمر، عطاء بن ابی رباح، طاؤس، مجاہد بن جبر، عکرمہ بن خالد، ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہم وغیرہ وغیرہ۔

کوفہ

کوفہ میں قراءات پڑھانے والے متعدد تابعین عظام میں سے چند کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:

علقمہ بن قیس، اسود بن زید، عبیدہ بن عمرو، عمرو بن شریکل، مسروق بن اجدع، ابو عبدالرحمن سلمی، زربن جیش، سعید بن جبیر، عامر شعبی، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ اور طلحہ بن مصرف رضی اللہ عنہم وغیرہ وغیرہ۔

بصرہ

بصرہ میں قراءات پڑھانے والے متعدد تابعین عظام میں سے چند کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:

عامر بن عبد قیس، ابو العالیہ، نصر بن عاصم، یحییٰ بن یحمر، جابر بن زید، معاذ، ابن سیرین اور ابوالاسود الدؤلی رضی اللہ عنہم وغیرہ وغیرہ۔

دمشق

دمشق میں علم قراءات پڑھانے والے قراء کرام، بغیرہ بن الوشاء مخزومی رضی اللہ عنہ اور خلید بن سعید رضی اللہ عنہ ہیں۔

[شرح سبعہ قراءات: ۷۳۱، ۷۵۷]

ان تمام حضرات میں سے بعض نے براہ راست اور بعض نے بالواسطہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے قرآن مجید پڑھا تھا اور ہر حرف کو ضبط کیا تھا۔ ان میں سے بعض نے اپنا تمام وقت، بعض نے اکثر اور بعض نے ایک حصہ خدمت قرآن کے لیے وقف کر رکھا تھا۔

کچھ لوگوں نے تو اپنی مکمل زندگی خدمت قرآن کے لیے وقف کر دی۔ حصول قراءات اور ان کے ضبط و حفظ میں اتنی محنت اور جدوجہد کی کہ جس سے زیادہ ممکن نہ تھی۔ حتیٰ کہ قراءات میں مقتدائے روزگار ائمہ بن گئے۔

ان ائمہ میں سے بعض نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین عظام اور تبع تابعین رضی اللہ عنہم سے پڑھی ہوئی جملہ قراءات میں سے آحاد، غیر مشہور اور شاذ و جودہ کو چھوڑ کر عربیت میں اتنی اور موافق رسم وجوہ سے اپنے لیے جدا جدا قراءات اختیار کر لیں اور عمر بھر انہی کو پڑھتے اور پڑھاتے رہے۔ تمام محدثین و مفسرین اور فقہاء و مجتہدین ان کی اختیار کردہ قراءتوں کو بلا عذر قبول کرتے تھے اور کوئی اہل علم بھی ان کے کسی ایک حرف کا بھی انکار نہیں کرتا تھا۔ [شرح سبعة قراءات: ۷۱:۷۱]

دوسری صدی ہجری سے انہی ائمہ کی اختیار کردہ قراءات پڑھی اور پڑھائی جانے لگیں۔ اسلامی ممالک کے دور دراز علاقوں، شہروں اور قصبوں سے تشنگان علم سفر کر کے ان ائمہ سے پڑھنے آتے اور ان قراءتوں کو ان کے نام سے منسوب کرتے تھے، جو آج تک انہی کے نام سے معنون چلی آرہی ہیں۔

اختیار قراءات کا یہ سلسلہ بے حد وسیع تھا جو صدیوں جاری رہا اور بے شمار صاحب اختیار ائمہ پیدا ہوئے۔ امام ابو محمد مکیؒ فرماتے ہیں: کتابوں میں ان ۷۰ صاحب اختیار ائمہ کی قراءات مذکور ہیں جو قراء سبعہ سے مقدم تھے۔ اس سے اندازہ لگائیں کہ ان کے ہم مرتبہ اور ان سے کم مرتبہ کتنے ہی ائمہ ہوں گے۔ امام ابو حفص ابن جریر طبرانیؒ نے اپنی کتابوں میں قراء سبعہ سے مقدم وہ پندرہ قراءات نقل کی ہیں جو صحابہ کرامؓ کے عہد میں پڑھی جاتی تھیں۔ اور جن کی وہ نماز میں قراءت کیا کرتے تھے۔ [شرح سبعة قراءات: ۷۸:۷۸]

ان صاحب اختیار ائمہ کے تلامذہ اور رواۃ بہت زیادہ تعداد میں تھے اور پھر ان میں سے ہر ایک کی جانشین ایک پوری قوم تھی جن کو احاطہ شمار میں لانا محال ہے، لیکن بعض ائمہ اور رواۃ کی قراءات کو اُمت کی طرف سے وہ مقبولیت حاصل ہوئی کہ آج دنیا میں انہی کی قراءات کو پڑھا اور پڑھایا جا رہا ہے۔ مقبولیت کا شرف حاصل کرنے والی قراءات دس ہیں، جن کو ”قراءات عشرہ“ کہا جاتا ہے اور یہ قراءات متواترہ ہیں، جن میں سے سات اہل فن کے ہاں تصنیف و تالیف میں بہت زیادہ مشہور ہوئیں اور پھر ان سات میں سے بھی چار روایات کو عالم اسلام کے عام مسلمانوں میں قبول عام حاصل رہا۔ ان قراءات عشرہ کے ائمہ اور رواۃ کا تذکرہ راقم کے مضمون ”قراءات عشرہ اور ان کے رواۃ کا مختصر تعارف“ میں تفصیل سے گزر چکا ہے۔ تعارف کے لیے مذکورہ مضمون کا مطالعہ فرمائیں۔

قراءات متداولہ

چونکہ علم قراءات مشائخ اور قراء کے درمیان مخصوص رہا اور علوم حدیث و فقہ کی مانند اس کی طرف لوگوں کی توجہ کم رہی کیونکہ اس کا تعلق عام زندگی کے مسائل سے بالعموم کم ہے، چنانچہ شاید اللہ تعالیٰ کی یہی مرضی تھی کہ علم کم ہو جائے اور اہل علم اٹھائے جائیں، چنانچہ قرآن اور قراءات قرآنیہ کی طرف طلبہ کی توجہ کم ہو گئی تو مشائخ نے جب لوگوں میں سستی دیکھی اور ہمتوں میں فتور و قصور آ گیا تو وہ پہلے قراءات سبعہ اور پھر اس سے بھی کم پر قانع ہو گئے۔ عصر حاضر

میں بھی قراءات سب سے زیادہ مقبول عام ہے، باقی تین قراءات کی تدریس نسبتاً کم موجود ہے۔ جبکہ عشرہ کبریٰ متواترہ کی تدریس تو انگلیوں پر گنے چنے لوگ ہی کر رہے ہیں۔ عام لوگ تو صرف مروج و متداول قراءات ہی کی تعلیم پر اکتفا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قراءات کی حفاظت اور خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

[تاریخ القراءات فی المشرق والمغرب: ۱۴، ۱۵]

اگرچہ تمام قراءات عشرہ متواترہ کو عوامی طور پر قبول عام حاصل نہیں ہو سکا، لیکن اس وقت بھی دنیا میں چار روایات کو مقبولیت عامہ حاصل ہے اور وہ مختلف ممالک اسلامیہ میں عام تلاوت کے طور پر پڑھی جا رہی ہیں۔ وہ چاروں روایات متداولہ درج ذیل ہیں:

- ① روایت حفص عن الامام عاصم الکوفی
- ② روایت ورش عن الامام نافع مدنی
- ③ روایت قالون عن الامام نافع مدنی
- ④ روایت دوری عن ابی عمرو بصری

اب ہم ان چاروں روایات کا مختصر تعارف اور ان میں مطبوع مصاحف کا تذکرہ کرتے ہیں:

* روایت حفص عن عاصم

یہ روایت امام عاصم کوفی رضی اللہ عنہ کے شاگرد امام حفص رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے اور اسے امت کی طرف سے مقبولیت عامہ حاصل ہے۔ روایت حفص دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی روایت ہے، جو برصغیر پاک و ہند، مشرق وسطیٰ اور سعودی عرب سمیت اسلامی دنیا کے اکثر ممالک میں پڑھی اور پڑھائی جا رہی ہے۔ اس روایت کی تلاوت کرنے والے مسلمانوں کی تعداد کروڑوں تک جا پہنچتی ہے، جن کو احاطہ شمار میں نہیں لایا جاسکتا۔ حرمین شریفین مسجد حرام اور مسجد نبوی میں بھی اسی روایت کی تلاوت کی جاتی ہے۔ ان ممالک میں موجود لا تعداد طباعتی ادارے اس روایت کی نشر و اشاعت کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ مجمع ملک فہد لطباعة القرآن الکریم سعودی عرب کے زیر اہتمام کروڑوں کی تعداد میں روایت حفص عن الامام عاصم کو طبع کر کے دنیا کے متعدد ممالک میں مفت تقسیم کرنے کا سلسلہ برس ہا برس سے جاری و ساری ہے۔ مجمع ملک فہد لطباعة القرآن الکریم کے زیر نگرانی روایت حفص میں مطبوع مصحف میں آیات کی تعداد ۶۲۳۶ ہے۔

تلاوت میں روایت حفص عن عاصم کا عمومی منہج

چند اصولی اور نمایاں اختلافات، جن کی بنیاد پر روایت حفص عن عاصم کا دیگر روایات و قراءات سے فرق واضح ہوتا ہوتا ہے، درج ذیل ہیں:

- ① امام حفص رضی اللہ عنہ بین السورتین بسم اللہ پڑھتے ہیں اور بین الانفصال والتوبة ان کے لیے تین وجوہ "وقف، سکتہ اور وصل بغیر بسم اللہ" ہیں۔
- ② متصل اور مد منفصل پر چار حرکتیں تو وسط کرتے ہیں:
- ③ چار مقامات پر سکتہ معنوی کرتے ہیں:

- ① عَوَجًا ☆ قَبِيهَا [الكهف: ۲۱]
 ② مَرَقِدًا هَذَا [يس: ۵۲]
 ③ مَبْنِي رَاقٍ [القيامة: ۲۷]
 ④ بَلْ رَانَ [المطففين: ۱۴]

[تاریخ القراء العشرة ورواتهم و منهج كل في القراءة از عبد الفتاح القاسمی: ص ۲۸]

* روایت قالون عن نافع

یہ روایت امام نافع رحمہ اللہ کے شاگرد امام قالون رحمہ اللہ کی طرف منسوب ہے اور اسے امت کی طرف سے مقبولیت عامہ حاصل ہے۔ روایت قالون دنیا میں بکثرت پڑھی و پڑھائی جانے والی روایات میں سے ہے، جو یلیبیا کے ساتھ تیونس، الجزائر، موریتانیہ اور افریقہ کے کئی ممالک میں مروج ہے۔ اس روایت کی تلاوت کرنے والے مسلمانوں کی تعداد بھی محدود ہے، مذکورہ ممالک میں موجود طباعتی ادارے اس روایت کی طباعت کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ مجمع الملك فهد لطباعة القرآن الكريم نے بھی روایت قالون عن نافع میں مصحف طبع کر کے متعلقہ ممالک میں کثیر تعداد میں مفت تقسیم کیا ہے اور کر رہا ہے۔ مجمع الملك فهد لطباعة القرآن الكريم کے زیر نگرانی روایت قالون عن نافع میں مطبوع مصحف میں آیات کی تعداد ۶۲۱۴ ہے۔

* تلاوت میں روایت قالون عن نافع کا عمومی منہج

چند اصولی اختلاف، جن کی بنیاد پر روایت قالون عن نافع دیگر روایات سے ممتاز ہوتی ہے، درج ذیل ہیں:

- ① امام قالون رحمہ اللہ دو سورتوں کے درمیان بسم اللہ پڑھتے ہیں، جبکہ بین الانفال والتوبة بسم اللہ، سکتہ اور وصل کرتے ہیں۔
- ② اگر میم جمع کے بعد کوئی متحرک حرف آجائے تو میم جمع میں صلہ و عدم صلہ کرتے ہیں۔
- ③ متصل میں تو سطر اور مد منفصل میں قصر اور تو سطر کرتے ہیں۔
- ④ اگر ایک کلمہ میں دو ہمزے واقع ہوں تو دوسرے ہمزہ میں تسہیل مع الادخال کرتے ہیں۔
- ⑤ اگر دو ہمزے دو کلموں میں متعلق الحركت ہوں تو پہلے ہمزہ میں تسہیل کرتے ہیں اور مختلف الحركت ہو تو دوسرے ہمزہ میں قاعدے کے موافق تغیر بصورت تسہیل یا ابدال کرتے ہیں۔

[تاریخ القراء العشرة ورواتهم و منهج كل في القراءة: ۱۰۹]

* روایت ورش عن نافع

یہ روایت امام نافع مدنی رحمہ اللہ کے تلمیذ رشید امام ورش رحمہ اللہ کی طرف منسوب ہے اور اسے امت کی طرف سے مقبولیت عامہ حاصل ہے۔ روایت ورش دنیا میں روایت حفص کے بعد سب سے زیادہ پڑھی جانے والی دوسری بڑی روایت ہے، جو مراکش، الجزائر، تیونس، موریتانیہ، سینیگال، چاڈ اور نايجیر یا سمیت متعدد مغربی اور بر اعظم افریقہ کے تمام ممالک میں متداول ہے۔ اس روایت کی تلاوت کرنے والے مسلمانوں کی تعداد بھی روایت حفص کی طرح

کروڑوں میں ہے۔ مذکورہ ممالک میں موجود طباعتی ادارے روایت ورش کی طباعت کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔
مجمع الملك فهد لطباعة القرآن الكريم (سعودی عرب) نے بھی روایت ورش عن نافع میں مصحف طبع کر کے متعلقہ ممالک میں کروڑوں کی تعداد میں مفت تقسیم کیا ہے اور کر رہا ہے۔ مجمع الملك فهد لطباعة القرآن الكريم کے زیر اہتمام روایت ورش عن نافع میں مطبوع مصحف میں آیات کی تعداد ۶۲۱۴ ہے۔

تلاوت میں روایت ورش عن نافع کا عمومی منہج

- ① چند نمایاں اختلافات، جن کی بنیاد پر روایت ورش عن نافع دیگر روایات سے ممتاز ہوتی ہے، درج ذیل ہیں:
- ② امام ورش رحمہ اللہ دو سورتوں کے درمیان تین وجوہ: بسم اللہ، سکتہ اور وصل بغیر بسم اللہ کرتے ہیں، جبکہ بین الانفال والتوبة امام قالمون رحمہ اللہ کی مانند فصل، سکتہ اور وصل کرتے ہیں۔
- ③ متصل اور مد منفصل پر چھ حرکتیں طول کرتے ہیں۔
- ④ مد بدل پر قصر، توسط، طول اور مد لین پر توسط اور طول کرتے ہیں۔
- ⑤ اگر ہم دو ہمزے ایک کلمہ میں جمع ہوں اور دونوں مفتوح ہوں تو تسہیل بلا ادخال اور ابدال دو وجوہ کرتے ہیں اور اگر دوسرا ہمزہ مضموم یا مکسور ہو تو دوسرے ہمزہ میں تسہیل بغیر ادخال کرتے ہیں۔
- ⑥ اگر دو ہمزے دو کلموں میں متفق الحرت واقع ہوں، تو دوسرے ہمزہ میں تسہیل اور ابدال کرتے ہیں اور اگر مختلف الحرت ہوں تو سیدنا قالمون رحمہ اللہ کی مانند پڑھتے ہیں۔
- ⑦ اگر میم جمع کے بعد ہمزہ قطعی آجائے تو میم جمع میں صلہ کرتے ہیں۔
- ⑧ اگر فاکلمہ میں ہمزہ ساکنہ آجائے تو اسے ماقبل حرف کی حرکت کے موافق حرف مدہ سے بدل دیتے ہیں۔
- ⑨ ذوات الیاء میں فتح و تقلیل اور ذوات الالف وذوات الراء میں صرف تقلیل کرتے ہیں۔

[تاریخ القراء العشرة ورواياتهم ومنهج كل في القراءۃ: ۱۱۱۰]

* روایت دوری عن ابی عمرو بصری

یہ روایت امام ابو عمرو بصری رحمہ اللہ کے شاگرد امام دوری رحمہ اللہ کی طرف منسوب ہے اور اسے امت کی طرف سے مقبولیت عامہ حاصل ہے۔ روایت دوری دنیا میں بکثرت پڑھی جانے والی روایات میں سے ہے، جو مصر، شام اور سوڈان سمیت اکثر افریقی ممالک میں پڑھی اور پڑھائی جا رہی ہے۔ مذکورہ ممالک میں موجود طباعتی ادارے اس روایت کی طباعت کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ مجمع الملك فهد لطباعة القرآن الكريم روایت دوری عن ابی عمرو بصری میں مصحف طبع کر کے متعلقہ ممالک میں کثیر تعداد میں فری تقسیم کر رہا ہے۔ مجمع ملک فہد کی طرف سے روایت دوری عن ابی عمرو بصری میں مطبوع مصحف میں آیات کی تعداد ۶۲۱۴ ہے۔

تلاوت میں روایت دوری عن ابی عمرو بصری کا عمومی منہج

- ① چند نمایاں اختلافات، جن کی بنیاد پر روایت دوری عن ابی عمرو دیگر روایات سے ممتاز ہوتی ہے، درج ذیل ہیں:
- ② امام دوری رحمہ اللہ دو سورتوں کے درمیان بسم اللہ، سکتہ اور وصل بغیر بسم اللہ کرتے ہیں، جبکہ بین الانفال والتوبة

فصل، سکتہ اور وصل بلا بسم اللہ پڑھتے ہیں۔

② مد متصل پر توسط اور مد منفصل پر قصر اور توسط کرتے ہیں۔

③ ایک کلمہ میں واقع دو ہمزوں میں سے دوسرے ہمزہ میں تسہیل مع الادخال کرتے ہیں۔

④ اگر دو ہمزے دو کلموں میں متفق الحرت واقع ہوں تو پہلے کو ساقط کر دیتے ہیں اور اگر مختلف الحرت ہوں تو دوسرے ہمزہ میں امام قالون رحمہ اللہ اور امام ورش رحمہ اللہ کی مثل تغیر کرتے ہیں۔

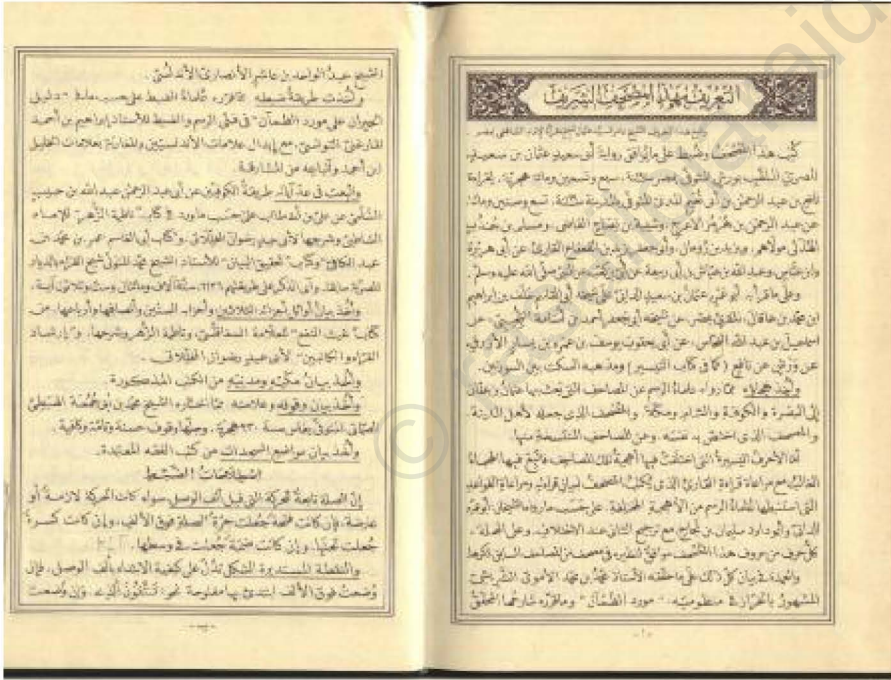
⑤ فَعْلٰی، فَعْلٰی اور فَعْلٰی کے وزن پر آنے والی ذوات الیاء میں تقلیل کرتے ہیں اور ذوات الالف و ذوات الراء

میں امالہ کرتے ہیں۔ [تاریخ القراء العشرہ و رواۃہم و منهج کل فی القراءۃ: ۱۹، ۲۰]

چونکہ مذکورہ چاروں روایات مختلف بلاد اسلامیہ میں متداول ہیں، چنانچہ ان ممالک میں قرآن مجید کی طباعت بھی انہی روایات میں ہوتی ہے۔ مجمع ملک فہد لطباعۃ القرآن الکریم سعودی عرب کے زیر اہتمام ان چاروں متداول روایات کی طباعت جاری ہے۔ اس وقت ہمارے ہاں مکتبہ کلیۃ القرآن الکریم میں ان چاروں متداول روایات میں مختلف مطابع کے مطبوعہ مصاحف کافی تعداد میں موجود ہیں، جو با آسانی ہمیں دستیاب ہو گئے ہیں۔ اگر مزید کچھ تک و کر لی جائے تو ان شاء سیکٹروں مطابع کے مصاحف کو اکٹھا کیا جاسکتا ہے۔ مشرق وسطیٰ اور افریقہ کے بعض ممالک میں، جہاں روایت حفص کے علاوہ دیگر قراء متواترہ پڑھی اور پڑھائی جارہی ہیں، وہاں ہماری قراءت یعنی روایت حفص کو عامۃ الناس بالکل نہیں جانتے، یعنی اسی طرح ہمارے ہاں کے عوام الناس اُن ممالک میں پڑھی اور پڑھائی جانے والی متداول روایات سے لاعلم ہیں۔

بطور دلیل مختلف طباعتی اداروں کے زیر اہتمام ان متداول روایات میں مطبوعہ مصاحف کے ابتدائی صفحات کے عکس پیش خدمت ہیں، جن میں سے روایت قالون عن نافع کے پانچ [۵]، روایت ورش عن نافع کے بارہ [۱۲]، روایت دوری عن ابی عمرو بصری کے چار [۴] اور روایت حفص عن عاصم میں دو معیاری [۲] مصاحف کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ روایات کس طرح اللہ کی حفاظت قرآن کے وعدے کے طور پر مسلسل طبع ہو رہی ہیں اور بیسیوں طباعت خانے اس سلسلے میں کڑوروں، اربوں کی تعداد میں ان روایات کو زیور طباعت سے آراستہ کر رہے ہیں۔ یہاں ہم پروفیسر حافظ احمد یار رحمہ اللہ اور ان کے فرزند ارجمند جناب ڈاکٹر نعم العبدی رحمہ اللہ کا تذکرہ خصوصیت سے کرنا ضروری سمجھتے ہیں، جن کی محنتوں سے ہم ان مصاحف کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ اللہ تعالیٰ پروفیسر صاحب رحمہ اللہ کی قرآن مجید کے سلسلے میں کی گئی محنتوں کو شرف قبولیت سے نوازے اور ان کے لئے باعث نجات بنائے۔ آمین

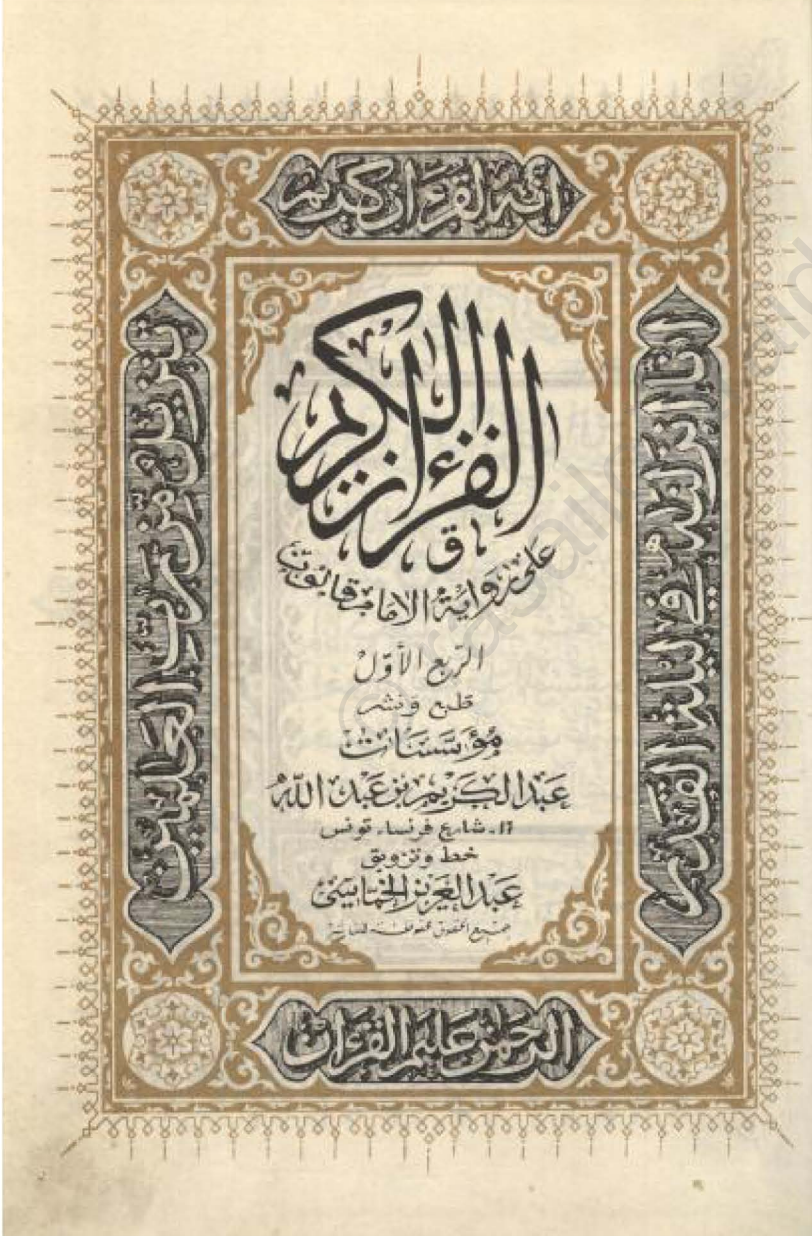




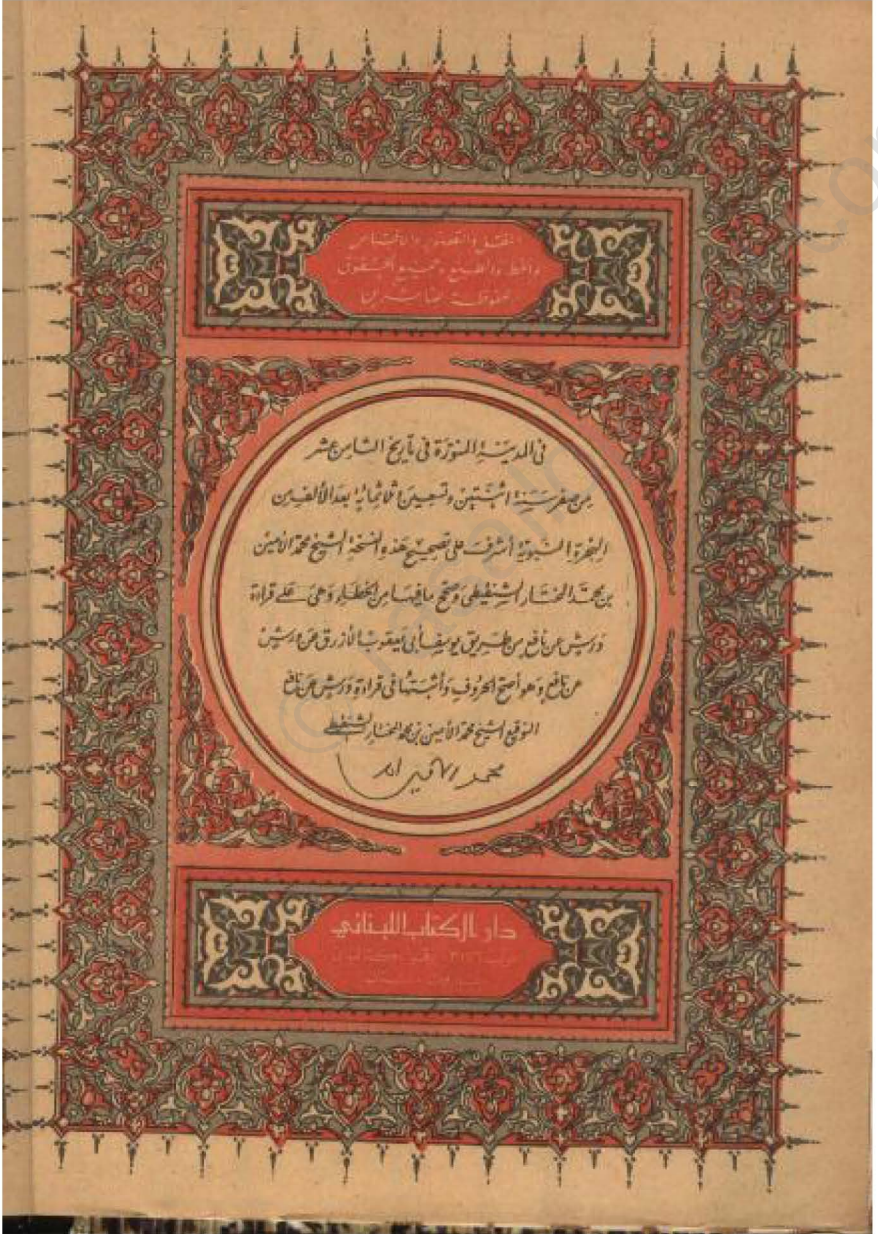
وزارتہ الشؤون الدينية (الجزائر) کے زیر اہتمام روایت و رش عن نافع میں مطبوعہ مصحف کے صفحہ آخر کا عکس۔



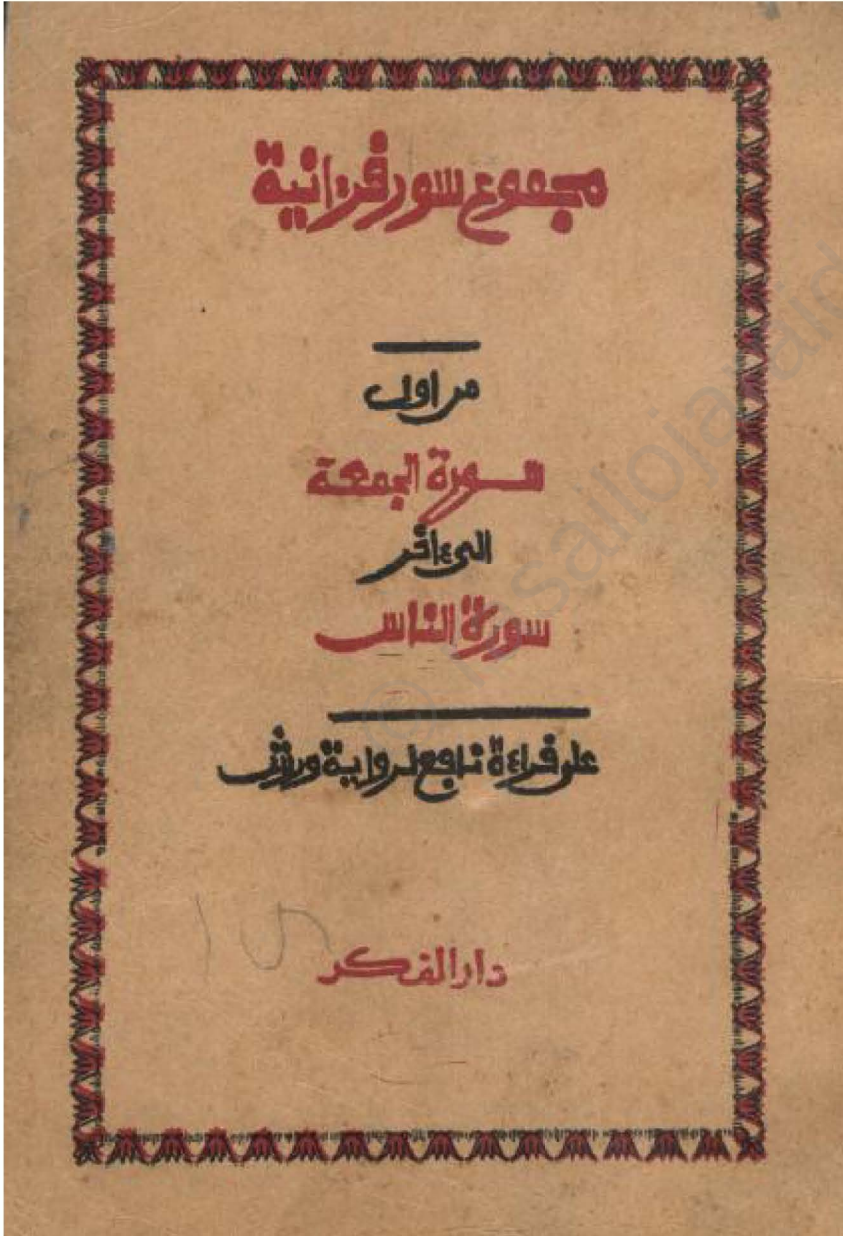
جمعية الدعوة الإسلامية العالمية (ليبيا) کے زیر اہتمام روایۃ قالون عن نافع میں مطبوعہ مصحف
کے صفحہ اول کا عکس۔



مؤسّسات عبد الکریم بن عبد اللہ (تیونس) کے زیر اہتمام روایت قالون عن نافع میں مطبوعہ مصحف کے صفحہ اول کا عکس۔



دار الكتب اللبنانية (لبنان) کے زیر اہتمام روایت ورش عن نافع میں مطبوعہ مصحف کے صفحہ اول کا عکس۔



دار الفکر () کے زیر اہتمام روایت ورش عن نافع میں مطبوعہ مصحف کے صفحہ اوّل کا عکس۔



مؤسسة الحسن الثاني للمغاربة (مراش) کے زیر اہتمام روایت ورش عن نافع میں مطبوعہ مصحف کے صفحہ
اول کا عکس۔



مطبعة المنار (تیونس) کے زیر اہتمام روایت ورش عن نافع میں مطبوعہ مصحف کے صفحہ اول کا عکس۔

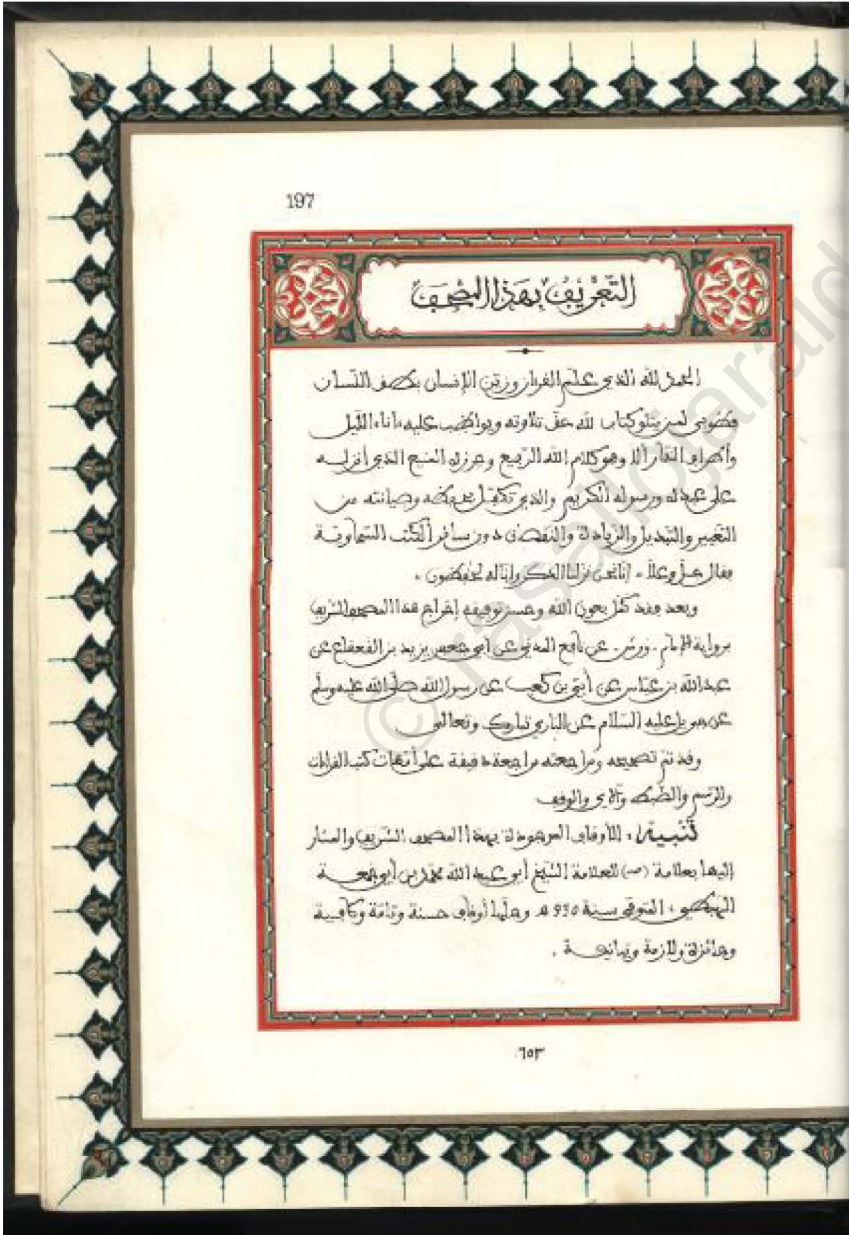
تعریف یہاں المصنف الشریف

زبان بن العلاء المازنی البصری الملقب بثلاثة هجرات
بأسانيده عن علي وعثمان وأبي موسى الأشعري ومروان
الخطاب وأبي بن كعب وزيد بن ثابت رضي الله عنهم
كلهم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم.

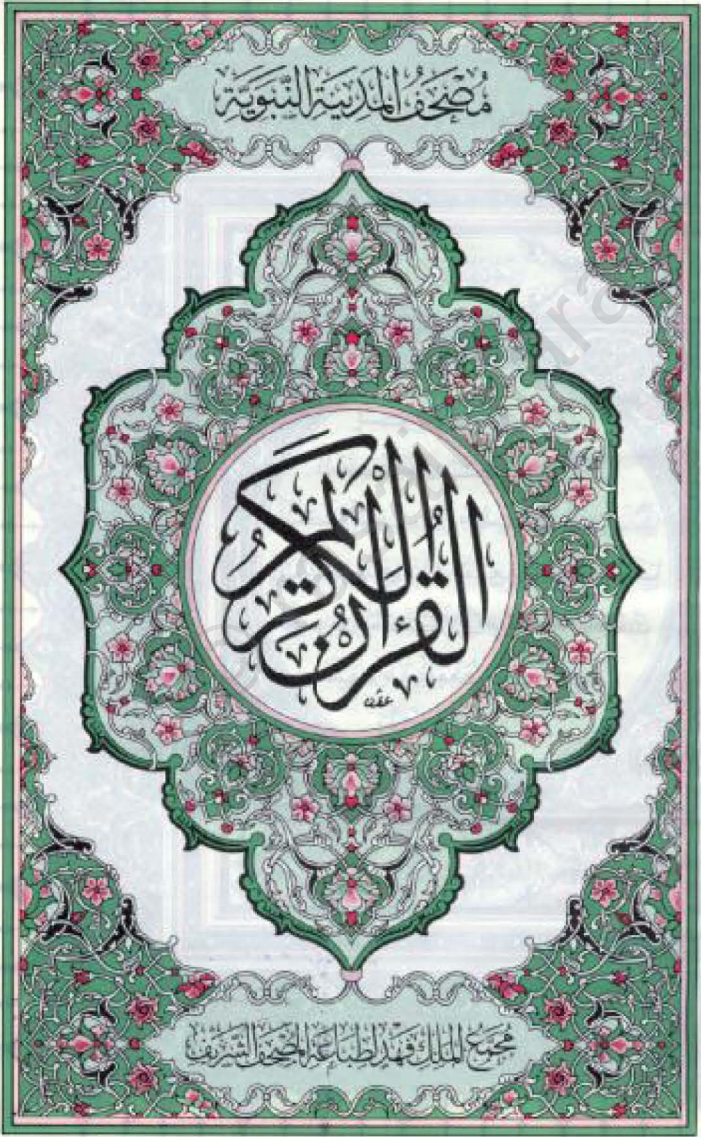
وكانت روايته الدورية عن أبي عمرو البصري
يذاوها الناس من المصاحف الخطية ولم تطبع فيما نعلم.
وقد جرت محاولات متعددة لطبع هذه الرواية
تولها أفاضل من العلماء المصريين والسودانيين.
وقد اهتم بطبع المصنف الكبير على هذه الرواية
وزارة الشؤون الدينية والأوقاف السودانية فألف
وزيرها الفاضل السيد الدكتور عون الشريف قاسم
الجنة الحالية لإخراج هذه الطبعة وحسنها
ذلك استجابة لتوجيه السيد الرئيس القائد
جعفر محمد نمير رئيس جمهورية السودان
الديمقراطية واهتمامه البالغ بإخراج هذا القرض الكريم.

(ب)

وزارة الشؤون الدينية والأوقاف (سوڈان) کے زیر اہتمام روایت دوری عن ابی عمرو بصری
میں مطبوعہ مصنف کے صفحہ آخر کا عکس۔



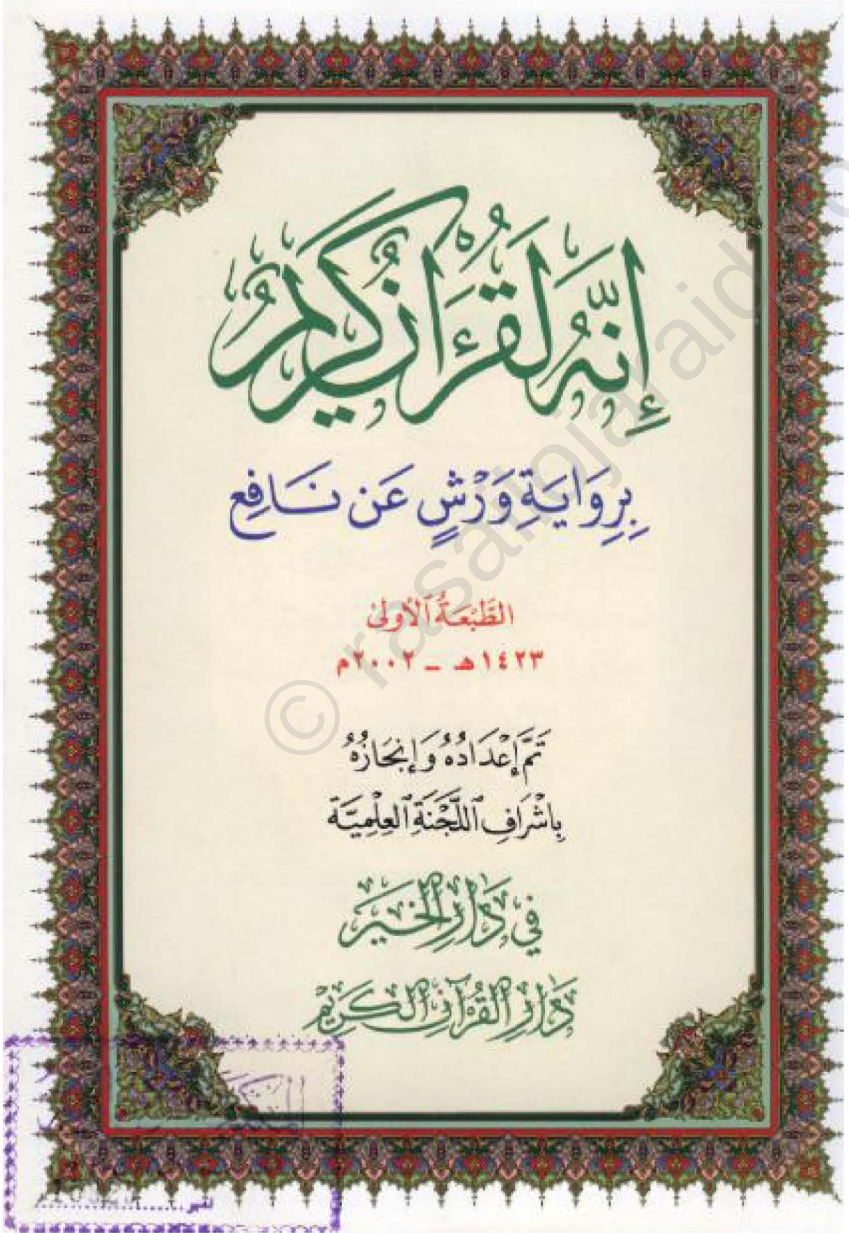
روایت ورش عن نافع میں مطبوعہ مصحف کے صفحہ آخر کا عکس۔



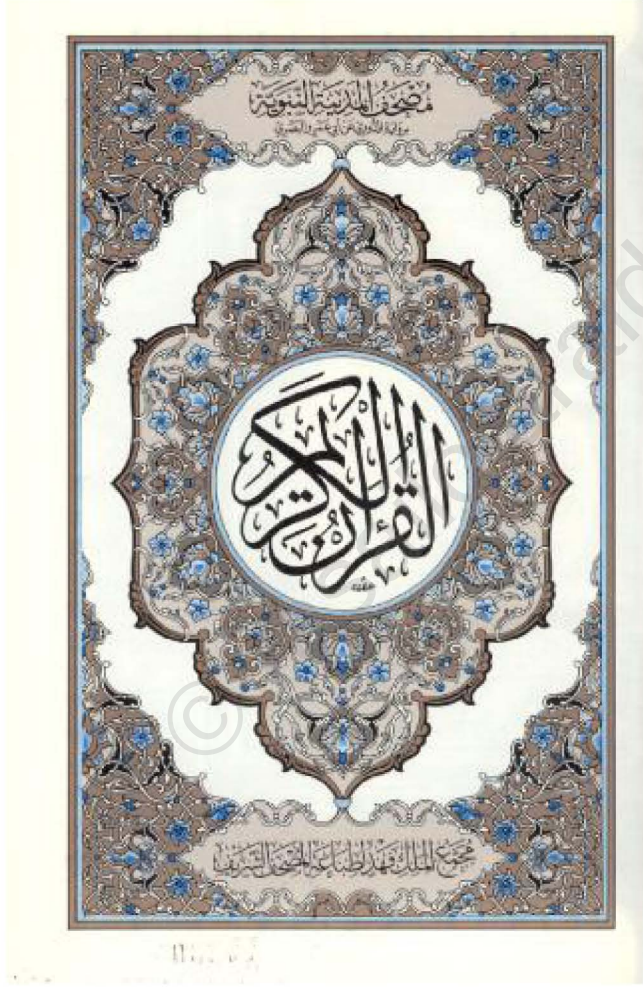
مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف (سعودی عرب) کے زیر اہتمام روایت حفص
عن عاصم میں مطبوعہ مصحف کے صفحہ اول کا عکس۔



دار المهاجر للنشر والتوزيع (لبنان) کے زیر اہتمام روایت دوری عن أبي عمرو بصری میں مطبوعہ
مصحف کے صفحہ اول کا عکس۔

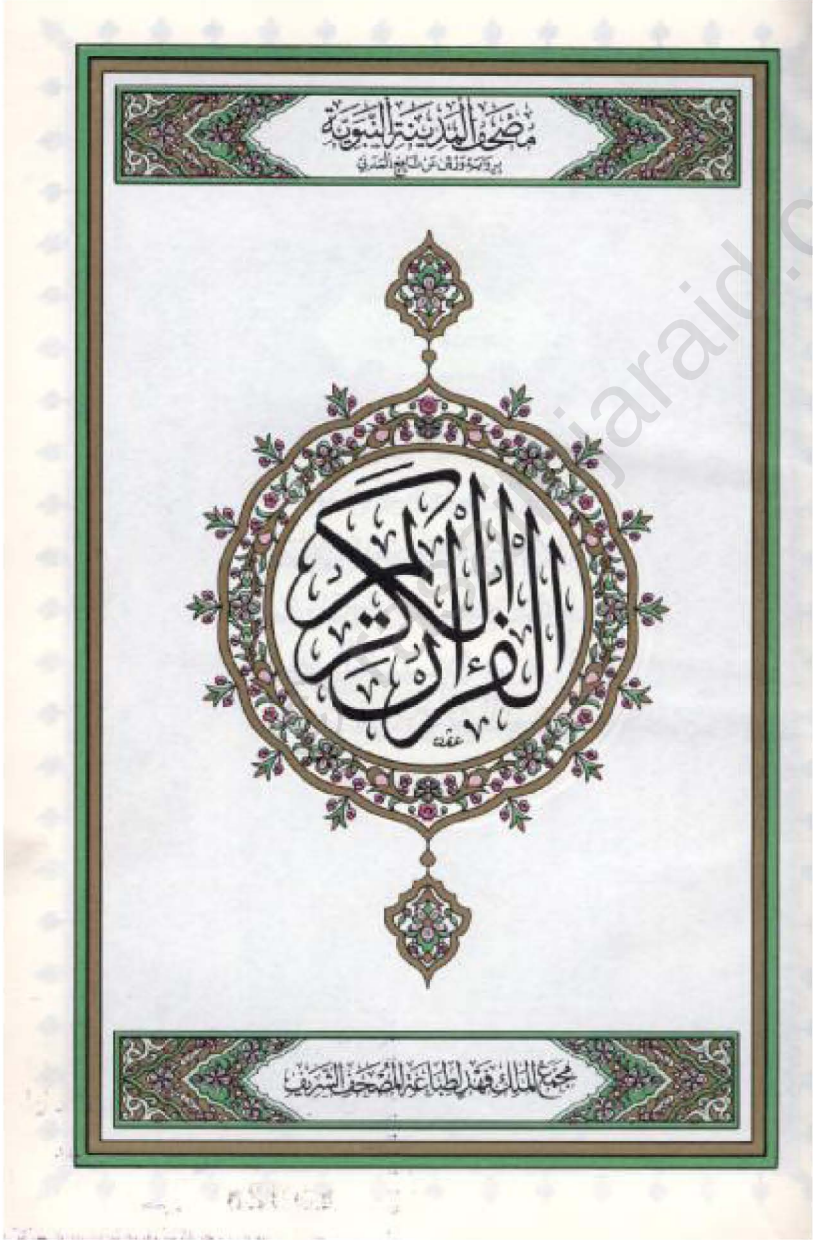


دار الخیر (سوریا) کے زیر اہتمام روایت ورش عن نافع میں مطبوعہ مصحف کے صفحہ اول کا عکس۔

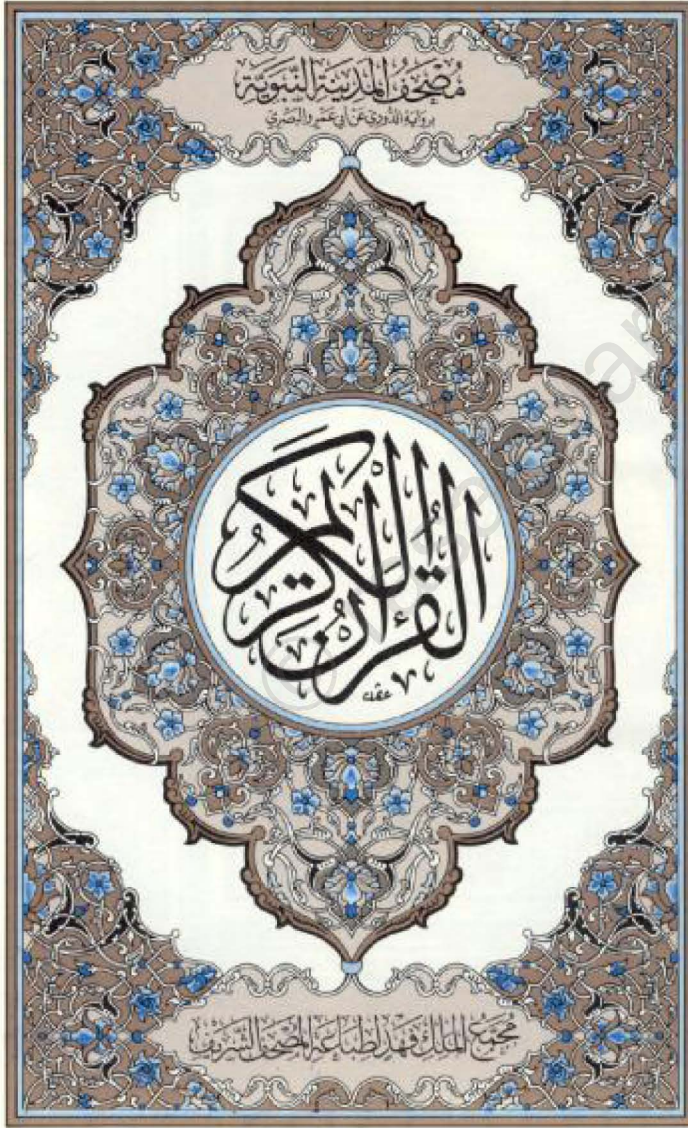


مروّجہ

مکتبہ دارالسلام (پاکستان) کے زیر اہتمام روایت حفص عن عاصم میں مطبوعہ مصحف کے صفحہ اول کا عکس۔



مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف (سعودی عرب) کے زیر اہتمام روایت ورش عن
نافع میں مطبوعہ مصحف کے صفحہ اول کا عکس۔



مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف (سعودی عرب) ہی کے زیر اہتمام روایت دوری
عن ابی عمرو و بصری میں مطبوعہ مصحف کے صفحہ اول کا عکس۔



مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف (سعودی عرب) ہی کے زیر اہتمام روایت قالون
عن نافع میں مطبوعہ مصحف کے صفحہ اول کا عکس۔



جميع حقوق الطبع محفوظة
لدار التونسية للنشر
جمادی الثانیة ۱۴۰۱ھ، ۱۹۸۱ میل ھ

الدار التونسية للنشر (تونس) کے زیر اہتمام روایت قالون عن نافع میں مطبوعہ مصحف کے صفحہ اول کا عکس۔

تاریخ علم تجوید و قرأت 159

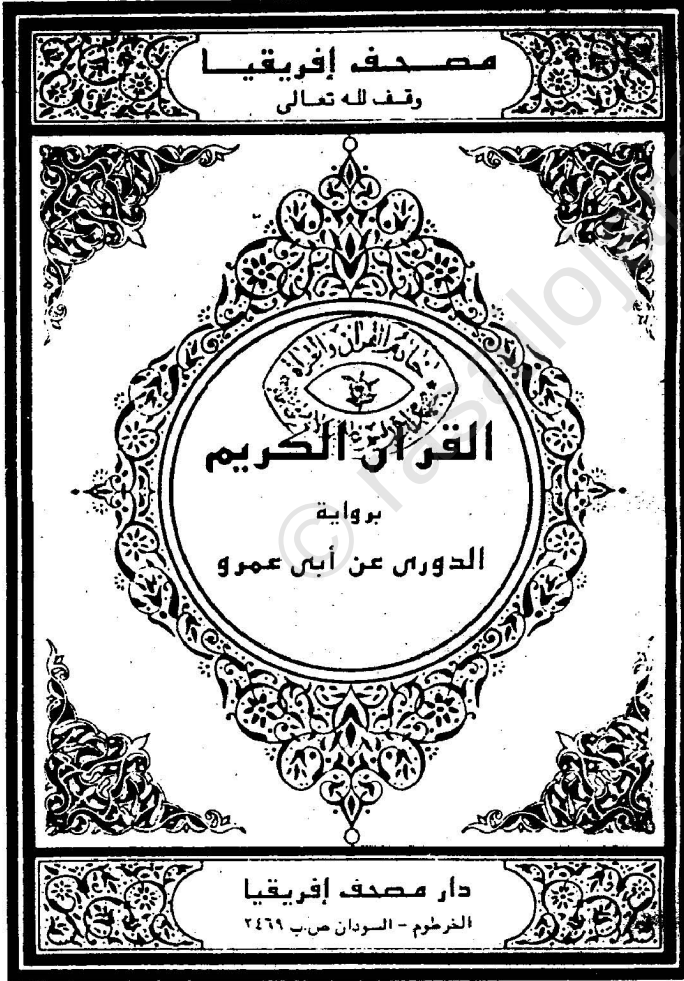
خُرَازْکَرِیْمُ

بروایتہ الامام ورش

مکتبۃ الرشاد

مکتبہ الرشاد () کے زیر اہتمام روایت ورش عن نافع میں مطبوعہ مصحف کے صفحہ اول کا عکس۔

تاریخ علم تجوید و قراءات 161



دار مصحف افریقیا (سوڈان) کے زیر اہتمام روایت دوری عن ابی عمرو بصری میں مطبوعہ مصحف کے صفحہ اول کا عکس۔

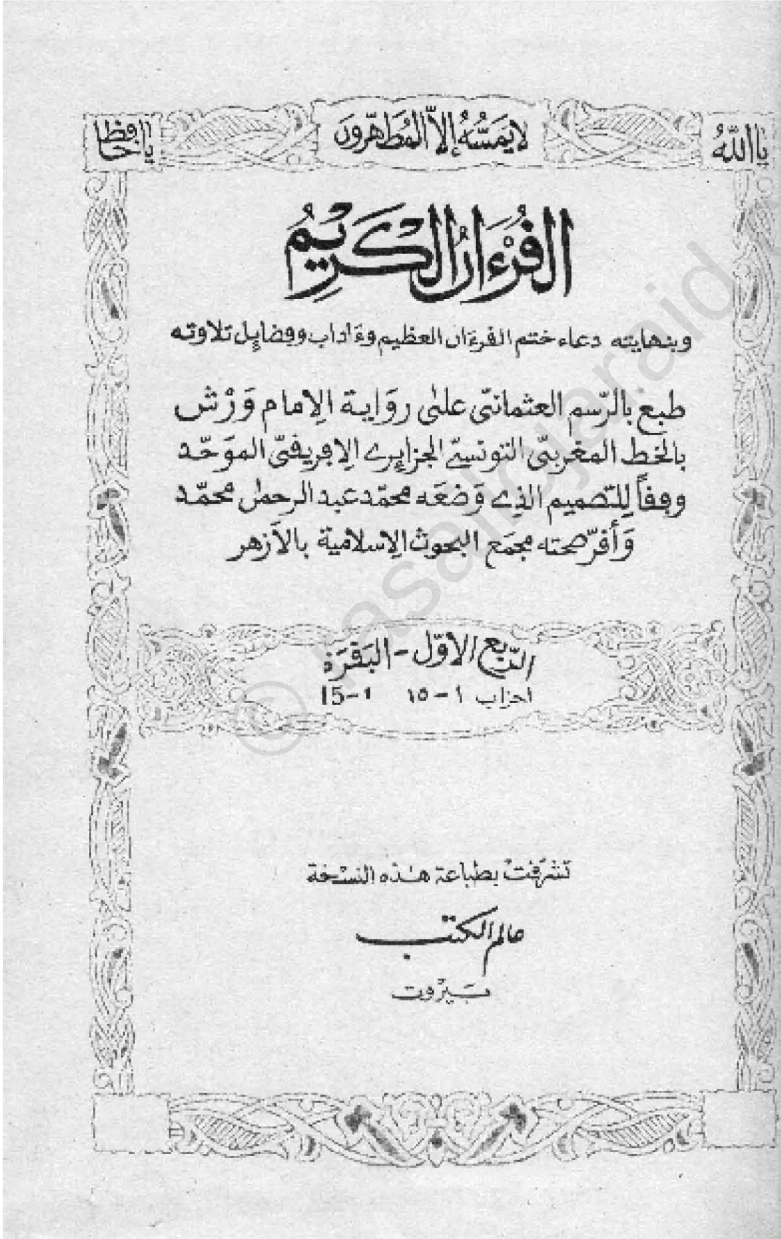


مؤسسۃ الحسن الثانی (مراکش) کے زیر اہتمام روایت ورش عن نافع میں مطبوعہ مصحف کے صفحہ اول کا عکس۔



مرتبہ

جمعية الدعوة الإسلامية (ليبيا) کے زیر اہتمام روایت قالون عن نافع میں مطبوعہ مصحف کے صفحہ اول کا عکس۔



مکتبہ عالم الکتب (بیروت) کے زیر اہتمام روایت ورش عن نافع میں مطبوعہ مصحف کے صفحہ اول کا عکس۔



روایت ورش عن نافع میں مطبوعہ مصحف کے صفحہ اول کا عکس۔

جس طرح روایت حفص عن عاصم قراءت متواترہ اور قرآن ہے، بعینہ اسی
مداولہ بھی قراءت متواترہ اور قرآن ہیں اور ان کے قرآن ہونے میں
جب ہے کہ وہ ان تمام قراءت متواترہ پر ایمان لائے اور ان کو قرآن تسلیم
مبتلا نہ ہو، کیونکہ قراءت قرآنیہ کے بارے میں شک و شبہ کا اظہار کرنا یا
اسلام سے خارج کر دینے والا عمل ہے۔ نیز سب سے اہم میں سے کسی آ
ہے۔ منکرین قراءت کی گمراہی اور ضلالت پر دلالت کرنے والے متعدد

باتیں ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«أحرف، على أي حرف قرأتم فقد أصبتم، فلا تتماروا في
ح الباری: ۲۱/۹، مسند احمد: ۲۰۴/۴، ۲۰۵»

پر نازل کیا گیا ہے، جس حرف کے مطابق بھی پڑھو گے درستی کو پالو گے، قرآن
اگرنا کفر ہے۔“

ی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«أحرف و المراء في القرآن كفر» [مجمع الزوائد: ۱۵۱/۷، ۱۵۳]
نازل کیا گیا ہے، اور اس میں جھگڑنا کفر ہے۔“

سے منقول ہے، فرماتے ہیں:
«فقد كفر به كله»

۵۳/۱، الابحاث في القراءات: ص ۱۸، النکت الانتصار للباقلانی: ۳۶۳۔
کیا اس نے پورے قرآن کا انکار کیا۔“

۶:

الله وعاب شيئاً من القرآن أو أنكر كلمة أو قراءة متواترة أو ز
بم كفر، إذ كان كونه من القرآن مجمعاً عليه“ [الفقه الأكبر:
ا کسی آیت کا انکار کیا، اس میں عیب نکالا، یا کسی کلمہ یا قراءت متواترہ کا انکار کیا،